Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.C.73.
16 C 73

ہین ہزار و دوصد اٹھانوے ۱۲۹۸ھ | سال ہجری از رسول نیک پے
یا الٰہی عفو کر میرے گناہ | دے مجھے طاعت کی اپنی دستگاہ
واجدا بس کر کہ ہی ختم کتاب | خاتمہ بالخیر ہو روز حساب

خاتمۃ الطبع

خدا کا شکر ہی کہ ان دنون مین رسالہ لاجواب عجائبہ فیض انتخاب جو مالا مال فوائد بیپایان عوائد وصایاے اخلاق و تہذیب سے بھرا ہی عربی سے نظم اردو کے قالب مین آیا ہی کمال مفید عام ہی بہت سودمند انام ہی کار آمد ادانی و اعالی موسوم بہ رسالۂ **ترجمۂ وصایاے امام محمد غزالی** ہی جسکو نہایت موزونی و خوش بیانی سے سخن آراے معنی آشنا **مولوی عبد الواجد صاحب** متخلص **و اجد** ہیڈماسٹر اسکول مقام باڑی نے تصنیف فرمایا کوزے مین دریا لاکر بھر دیا واسطے اشاعت علم اخلاق کے مطبع نامی **منشی نولکشور** واقع لکھنؤ مین بماہ اپریل ۱۸۸۲ء مطابق ماہ جمادی الآخر ۱۲۹۹ ہجری کرسی نشین انطباع ہوا جناب احدیت مقبول اہل عالم فرماوے بمنہ و کرمہ

کام جو چاہے کرے بہر خدا | آسیمن لازم ہے خیال اتنا ذرا
ساتھ تیرے جو کرے تیرا غلام | تو پسند آوے تجھے وہ لاکلام
بندگی ایسی بدرگاہ خدا | جاننا مقبول ہے بہر رضا
ہے ترا بندہ ترے زر کا خرید | ہے مجازی نسبت مولا عبید
درحقیقت تو خدا کا ہے غلام | جان و مال اُسکا دیا ہے دام دام
ہر بشر کے ساتھ یون برتاو کر | جو عوض اُسکا کرین پیش نظر
تو نہ آئے تیرے چہرہ پر شکن | دوستی کا مہر ہو پرتو فگن
تیسرے وہ علم رکھ پیش نظر | جس سے ہو انجام تیرا خوب تر
سات دن کی ہے تجھے رخصت تمام | جلد سامان سفر کر انصرام
دل سے اخلاق ذمیمہ کو نکال | اور مراقب ہو بحب ذو الجلال
ایک کلمہ پر نصیحت ہے تمام | تجھکو سمجھاتا ہون اے عالی مقام
جو خبر دیوین کہ شاہ کامران | دیکھنے کو تیرے آویگا یہان
مہلت اک ہفتہ سے زائد ہے کہان | ہے یہی وقت صفاء جسم و جان
پوشش پاکیزہ قصر باصفا | ہو مہیا جملہ سامان ضیا
دل یہان ہے قصر شاہی سے مراد | اُسکو رکھ آراستہ اے خوش نہاد
جب مسلمانون پہ ہے یہ فرض عین | اور ہین فرض کفایہ عین غین
چوتھے کھانے کا ذخیرہ جنس و مال | سال سے زائد نہ رکھ بہر عیال
واسطے ازواج کے خیر الورا | روزی یکسالہ رکھتے تھے سدا
عائشہ صدیقہ بنت یار غار | اُنکا دائم تھا توکل پر مدار
تھا تعین قوت یکسالہ نہ روز | تھی غذائے دردنام جان فروز
روز آدینہ جمادالثانیہ | بست و ہفتم پہ ہوا ہے خاتمہ

وعظ کہنے مین اگر ہو مبتلا — تو تکلف کو نہ رکھو اسمین روا

خالی ہو رمز و اشارت سے کلام — نظم شعرونکا نہووے التزام

جب تکلف حد سے ہوتا ہی سوا — دل مین ہوتی ہی بہت حرص و ہوا

اخروی عقبات کا کرتا بیان — دیکھے تقصیر عبادت کا نشان

اور میزان و قیامت پل صراط — خلق کو سمجھائیے بہر احتیاط

عمر گذری کا عیان کرنا حساب — جان کنی اور قبر مین دینا جواب

تا عیوب نفس ہون پیش نظر — صورت آئینہ کردے باخبر

ہون کنارہ کش گناہون سے تمام — نفس کے گھوڑے کو اپنے یون لگام

عمر ماضی کی تلافی کا خیال — عمر باقی مین کرین فرخندہ حال

وعظ جو ایسا نہین وہ ہی وبال — واعظ و سامع مین سب شیطان کے جال

تیسرے مت کر امیرون کو سلام — دور رہ انکی رفاقت سے مدام

اسمین آفات اور صدہا ہین گزند — بات یہ آتی ہی سالک کو پسند

ہو امیرون سے اگر ملنا ضرور — ترک مدحت چاہیے انکے حضور

اور نہ کر ظالم کے جینے کی دعا — ورنہ ہوگا مورد قہر خدا

چوتھے انکی نذر کچھ لینا نہ مال — گو کہ دیوین تجھکو از وجہ حلال

ہو مروت سے ترا تقوی خراب — ہو مددگارون مین ظالم کے حساب

ہی یہی ادنی نشان ترک دین — دوست سمجھے گا تو اسکو بالیقین

پھر کریگا دوست کے حق مین دعا — عمر و جاہ و مال کی چاہے بقا

بعض کو شیطان یہ دیتا ہی پیام — نقد لیکر دے فقیرون کو تمام

وہ کریگا خرچ در فسق و فجور — تو کریگا صرف نیکی مین ضرور

اسطرح خونریزی عالم تمام — کی ہی شیطان نے سمجھ اہی نیکنام

اور جہاں ایسا مرض غالب ہوا
یک قلم ساقط ہے امید شفا

ویسے بیمارون سے کرتا ہے گریز
تا نہو باغ طبیبی برگ ریز

جہل کی علت کے ہین اقسام چار
تین مین صحت نہین ہے زینہار

ایک صورت ہے فقط صحت پذیر
اُسکی ہے تدبیر کرنی ناگزیر

قسم اول حاسدون کا ہے سوال
اُسکی صحت ہے یقین امر محال

کیسی ہی تقریر یہ ہووے دلپذیر
پھر نہو معقول حاسد خشم گیر

ہر عداوت کی ہے امید شفا
پر حسد ہے ایک علت لا دوا

دوسرے کرنا حماقت کا سوال
تو جواب اُسکا نہ دے مرد کمال

ہے یہی قول مسیح مقتدا
مردہ سے مشکل ہے احمق کی دوا

پڑھکے میزان منشعب سمجھے کمال
عالمون سے پوچھے گوناگون سوال

تیسرے سائل اگر ہووے غبی
تو جواب اُسکا نہ دے مرد ذکی

آپ فرماتے ہین یہ خیر البشر
ہم گروہ انبیا ہین باخبر

ہر بشر کی فہم کے لائق جواب
دیتے ہین تا ہو نہ اُسکو اضطراب

جسکے سننے کی نہین رکھتا ہے تاب
خود نہین پڑھتے ہین وہ حرف کتاب

پوچھتے ہے سائل ذکی اور ہوشمند
ہو نہ مغلوب الغضب اور خودپسند

حرص جاہ و مال و شہوت سے جدا
ہو بلا طعنہ کے جویاے رضا

سائل ایسا ہو تو واجب ہے جواب
درگذر کرتا ہے امر ناصواب

کھول تو وعظ و نصیحت سے کمر
ورنہ خود عامل ہو اُسپر پیشتر

حق نے فرمایا ہے عیسیٰ کو یہ پند
یاد رکھو اے صاحب بخت بلند

کر نصیحت نفس کو اپنے شتاب
قوم کو پھر وعظ سے کر فیضیاب

ورنہ مجھسے شرم کرتا ہر زمان
دیکھتا ہون آشکارا و نہان

جو کہے اُسکو ہُرا خلقت تمام
ہے یہی تعریف اخلاص عمل
جو عمل ہو بہر مدح خاص و عام
جاننا مخلوق کو با اقتدار
اسلیے کرتا ہون اک نسخہ رقم
اہل عالم مثل دیوار و حجر
ہے خلائق تابع رب العباد
جب تلک تو خلق کو تا در مرید
آٹھ چیزون پر نصیحت ہے تمام
کیون کہ ہین آفات اسکے صد ہزار
کینہ و بغض و عداوت کا شجر
جو کسی مسئلہ مین ہو حجت عیان
اس ارادے کے فقط دو ہین نشان
حق طرف ثانی کی جانب ہو عیان
جب مخاطب بے سبب حجت کرے
تو نکر تقریر اُس سے زینہار
معنی باریک سے کرتا سوال
الغرض دنیا سوالون کا جواب
کیون کہ جاہل جملہ ہین رنجور دار
ہے یہ دستور طبیب پختہ کار
اُسکی بیماری کی کرتا ہے دوا

ہو نہ شہر مردہ دل اُسکا مستدام
شاد ہو تجھسے خدائے لم یزل
کہتے ہین اُسکو ریا سب نیکنام
اس سے تو لید ریا ہے بے شمار
جس سے ہو نخل ریا کا سد قلم
بے اثر ہین خالی از نفع و ضرر
رنج و راحت دے نہین سکتا جماد
جانتا ہے تو ریا کا ہے مرید
بحث و حجت سے حذر کرنا مدام
نفع سے اسمین ضرر ہے بیشمار
ہے انھین تخمون سے ہوتا بارور
اور ہو اظہار حق مقصود وان
بحث تنہائی مین کرنا درمیان
یا تری جانب نہو دل پر گران
اور حق تو جانے ہے تیرے سرے
وحشت اسکا ہے ثمر انجام کار
ہے معالج سے بتانا سقم حال
ہے مداوا سے مرض عالیجناب
اور عالم ہین طبیب پختہ کار
بوے صحت جسمین پائے آشکار
تاکہ بد نامی نہو صبح و مسا

ہر بہی واجب سیاست نفس کی	تا رفیق بد سے ہو آزادگی
یعنی لو شا شیطنت ہو دل سے دور	طاعت حق مین نہو ہرگز فتور
ساتوین کرتا ہی سالک ارجمند	دولت و ثروت سے درویشی پسند
حب دنیا کا نہین جس جا نشان	اسکو حاصل ہی بہار بوستان
ترک دنیا سے فقط یہ ہی مراد	دل رہے ہر وقت ذکر حق مین شاد
واجبات ہفتگانہ کا بیان	مرد حق بین کے لیے ہی قوت جان

تصوف

ہی تصوف صرف دو چیزون کا نام	راستی با حق نکوئی با انام
حکم حق پر آرزو کرنا نثار	راست بازی با خدا کا ہی شعار
خیر خواہ خلق کا یہ ہی نشان	جو کرے کار خلائق کو بجان
اپنی حاجت کو پس حاجات غیر	جو کہ بر لاوے وہ ہی صوفی دیر
جب خلاف شرع ہو انکی مراد	تو نہو راضی کبھی صوفی نزاد

بندگی

بندگی ہی تین چیزون سے مراد	ہو سکے تقدیر خداوندی سے شاد
لاے احکام شریعت کو بجا	مرضی حق عین ہو اسکی رضا

توکل

ہین توکل کے یہ معنی آشکار	وعدہ حق کو سمجھنا استوار
ہی تری تقدیر مین جو کچھ لکھا	تجھکو پہونچاوے بہر صورت خدا
منع اسکو کر نہین سکتا کوئی	جسقدر چاہے کرے سعی جلی
جو نہین تقدیر مین تیری رقم	مل نہین سکتا بصد جہد اتم
کام جو بندہ کرے بہر خدا	دل نہو مائل سوئے مدح و ہجا

اسلیے ہر سالک راہ خدا
چاہیے ہو دست بیع پیشوا

ہین زمانہ مین بہت مکار پیر
دام مین کرتے ہین خلقت کو اسیر

قابل بیعت نہین ہر شیخ وشاب
مت کر اپنی دین وایمان کو خراب

اسلیے لکھتا ہون آثار شیوخ
مرشد صادق سے تا ہوئے رسوخ

عالم وفرزانہ وبیناے نور
حب مال وجاہ سے ہو شیخ دور

جسکی بیعت ہو مسلسل تا رسول
زہد وتقوی کا کرے کھانا قبول

خواب وخور گفتار ہو قدر قلیل
نفع عالم کو ہو وہ مرد جلیل

با نماز و روزہ وصدقہ کثیر
صبر وشکر صدق ہو روشن ضمیر

ہو شناور بحر دریاے سخا
معدن حلم وتوکل باحیا

کبر وبخل وحرص وکینہ سے نفور
غصہ وطول امل سے ہوے دور

ہو تکلف اور تعصب سے جدا
خازن اسرار علم مصطفےٰ

ایسے شیخ وقت کی بیعت کرے
اسکے امر ونہی کی طاعت کرے

ایسے مرشد کی کرے خدمت بہم
باطن وظاہر مین رکھے محترم

احترام ظاہری یہ ہے مدام
محنت وانکار سے رکھے نہ کام

گو کہ ظاہر مین خطا کا ہو گمان
بہ ادب مرشد کا رکھے ہر زبان

احترام باطنی اسکا ہے نام
منکر ظاہر نہو دل سے مدام

گر نہو باطن مین اسکا سینہ صاف
ہین یہ آثار منافق بیخلاف

آگے مرشد کے مصلا مت بچھا
پر امامت کو مصلا بھی روا

چھوڑ نفلون کو مشائخ کے حضور
حکم ہے آنکے قدم رکھو بالضرور

پیش مرشد ہے نہین سجدہ روا
سجدہ ہے مخصوص درگاہ خدا

جو مجوز ہو شریعت کے خلاف
ہے نہین وہ شیخ ہے زندیق صاف

ساتوان نکتہ ہے یہ اہل جہان | فکر مین روزی کے ہین ہر سود و زیان
سعی کرتے ہین پیاپے صبح وشام | کرتے رسوائی سے ہین کسب حرام
اسلیے قرآن مین یہ پایا خطاب | ہے خدا ضامن پے رزق دواب
آپ کو سمجھا مین اک ادنی دواب | ہو گیا مشغول حق عالی جناب
رزق پہونچاتا وہی ہے بے گمان | شبہہ وشک سے ملے مجھکو امان
شیخ نے فرمایا سنکر آفرین | آفرین حاتم ہے ہمیشہ آفرین
ہے لطیفہ آٹھوان جملہ بشر | کرتے ہین سب اعتماد یک دگر
کوئی کاریگر ہے کوئی مالدار | کوئی تاجر ہے کوئی جاگیردار
مشورہ حکم الٰہی سے کیا | مل گیا حکم توکل بر خدا
جو کرے اللہ کو اپنے کفیل | ہے خدا حاجات کا اسکے کفیل
شیخ نے حاتم کی سنکر داستان | بولے خوش ہو تجھسے خلاق جہان
مصحف و تورات و انجیل و زبور | ہین انھین چارون فوائد کے تنور
جو کرے آٹھون فوائد پر عمل | عامل چارون کتب ہے بیدغل
اس حکایت سے ہے یہ امر کبیر | تجھکو حاجت ہے نہین علم کثیر
سالک راہ خدا کو ہے ضرور | پیر ہادی جو کرے بد خلق دور
دل مین بوے تخم اخلاق حسن | خار گمراہی کا ہوے بیخ کن
جسطرح بوتا ہے غلہ کاشتکار | قلبہ رانی کرکے یکسر کشت زار
اینٹ پتھر کھیت سے کرتا ہے دور | بیج بوکر ہو جو سبزہ کا وفور
پانی دیکر کھیت سیچاتا ہے خوب | تا ہو سبزہ کو ترقی مثل دوب
اہل دنیا کی ہدایت کو رسول | بھیجے حق نے تاکہ ہو طاعت حصول
جب رسولون نے کیا عزم سفر | چھوڑے نائب تا قیامت راہبر

فائدہ سوم ہی یہ اہل جہان
اسکا تقوی ہی یہ قرآن مین لکھا
جسکو لینا چاہیے عقبی مین بشر
اسلیے اندوختہ اپنا تمام
تا امانت ہو بدرگاہ خدا
شیخ بولے واہ واہ حاتم اصم
ہی چہارم فائدہ بعضے بشر
کوئی ہی مغرور مال بیشمار
زور بازو کا کسیکو ہی غرور
متقی ہی محترم پیش خدا
اسلیے تقوی کیا مین نے شعار
شیخ حاتم کی یہ سنکر داستان
فائدہ پنجم یہ ہی اہل جہان
اسلیے یہ آیت قرآن ملی
ہو چکی تقسیم ہم سب کی معاش
اسلیے مین نے کیا سب سے ملاپ
سنکے یہ بولے شفیق پاک ذات
ہی چھٹا نکتہ یہ اہل روزگار
اسکی پائی مین نے مصحف سے خبر
ہی نہین اسکے سوا کوئی عدو
اسلیے شیطان سے کی مین نے گریز

دولت و ثروت ہین لیکر شادمان
خرچ ہی جو پاس عابد کے رہا
خرچ کر راہ خدا مین سربسر
کر دیا راہ خدا مین وقف عام
آخرت کی راہ کا ہو بدرقا
خوب ہی قرآن کیا اپنا حکم
اپنے کنبہ پہ ہین نازان مفتخر
کوئی فرزندون پہ کرتا افتخار
کوئی ہی سرگرم غرور و خواب و شور
صاحب تقوی ہی سب کا پیشوا
تاکہ ہو اپنا کریمون مین شمار
آفرین احسنت فرمایا بجان
ہین حسد باہمدگر کرتے یہان
ہی حسد باہمدگر بیجا صلی
پیش قسّام ازل از نان و آش
حاسدون سے دور تر بھاگا مین آپ
تو نے خبث نفس سے پائی نجات
ایک کو دشمن ہی اک کرتا شمار
ہی عدو شیطان تمھارا سر بسر
رہنمائے نار ہی وہ دو بدو
تا نہو نار جہنم مجھپہ تیز

اولین و آخرین کا علم سب
اسمین ہے موجود جملہ بے طلب
کام کر دنیا کا تا وقت قیام
توشۂ عقبیٰ کو لیتا رہ مدام
حسب حاجت کر عمل بہر کریم
کار دوزخ کر اگر بھائے جحیم
اس حکایت کا یہی حاصل ہے یار
ہے نہین درکار علم بے شمار
سرگروہ اولیا حضرت شقیق
اُنکے تھے حاتم خلیفہ اور صدیق
ایک دن یہ شیخ نے اُنسے کہا
کتنی مدت میری صحبت مین رہا
بولے حاتم گذرے ہین تینتیس سال
تب کیا یہ شیخ نے اُنسے سوال
اسقدر مدت مین تونے کیا پڑھا
فائدہ کیا علم سے حاصل کیا
بولے حاتم آٹھ پائے فائدے
گرچہ سیکھے ہین نئے لاکھون قاعدے
شیخ نے باصد تاسف یہ کہا
عمر کھوئی رائگان واحسرتا
اُن فوائد کو بیان کر صاف صاف
تاکہ ہو تیری خطا یکسر معاف
بولے حاتم ہے یہ اول فائدہ
اہل دنیا کا یہی ہے قاعدہ
سب کے ہین اک انیس و غمگسار
کوئی تا صحت کوئی تا مرگ یار
بعد مرنے کے جدا ہوتے ہین سب
قبر کا ساتھی نہین جز خاص رب
مین نے کار خیر کو مونس کیا
تا رفیق گور ہو باصد ضیا
شیخ نے احسنت حاتم کو کہا
فائدہ دوم کی ہے یہ ابتدا
اہل دنیا جملہ باشوق مزید
نفس و آز و حرص کے سب ہین مرید
مشورہ مین نے کیا قرآن سے
حکم ناطق ملگیا فرقان سے
جسنے روکی خواہش از خوف خدا
جنت اسکا ہے مقام دلکشا
نفس کو اپنا کیا فرمان پذیر
طاعت حق مین ہوا آرام گیر
بارک اللہ شیخ نے اُنسے کہا
یعنی تجھکو دے خدا برکت سوا

پس نماز و روزہ ہین طاعات جب　　ہو بہ فرمان رسول با ادب
ورنہ چاہے روزہ ہو چاہے نماز　　ہین خلاف شرع کے سب حرص و آز
امت سابق کے اعمال قدیم　　کر دیے شارع نے رد بے ترس و بیم
ان علوم ظاہری سے راہ راست　　طے نہ ہوگی بے خلاف مرضیات
شہوت و حرص ہوا کو چھوڑ کر　　باندھ محکم طاعت حق پر کمر
ہی عمل درکار بے گفت و شنید　　شوق سے بھر نعرۂ ہل من مزید
تا نہو مغلوب یہ نفس شریر　　دل نہو انوار حق سے مستنیر
ہی زیان مطلق دل شہوت پرست　　خیرہ سر ہی جب تلک یہ پیل مست
بعض باتین لکھنے کے لائق نہین　　وان جو پہونچو گے تو جانو گے یقین
تلخ و شیرین کا مزہ لکھنے سے کب　　راست آتا ہی بصد رنج و تعب
جو کرے عنّین صحبت کا سوال　　تو جواب اسکا نہ دے مرد کمال
امر ذوقی کہنے مین آتا نہین　　لکھنے سے کوئی مزہ پاتا نہین

ضروریات سالک

سالک راہ خدا کو ہی ضرور　　اعتقاد پاک ہر بدعت سے دور
دوسرے ہی لازمی توبہ نصوح　　تا نہو زلات سے رد فتوح
تیسرے پہونچا کے سب حق العباد　　جملہ عالم کو کرے خوشنود و شاد
چوتھے حکم شرع جانے اسقدر　　تا کہ ممنوعات سے ہو پر حذر
علم باطن سیکھے مقدار نجات　　عمر تو تھوڑی بہت ہی کائنات
حضرت شبلی نے فیض کبریا　　چار سو استاد سے حاصل کیا
چار سو استاد سے چالیس سو　　یاد کین اوسنے حدیثین تو نبو
پھر جو کی انپر نگاہ اختصار　　ایک کی انمین سے چُن کر اختیار

ہم کریمی کی صفت سے بالیقین
بے عمل کے علم ہی سودا ے خام
آپ فرماتے ہین یہ خیر الانام
خیر و شر اعمال کو ہر روزہ تول
کہتے ہین حضرت حسن بصری امام
ایک کامل کا ہی یہ قول اجل
پر حقیقت مین نہین ترکِ عمل
بوالہوس وہ ہی کہ جنت چاہتا
خواہش فردوس ہی جسکو بزور
ہندسہ ہیئت نجوم و نحو و صرف
انہین کی اوقات جو تو نے خراب
ہین تن مردم قفسہاے طیور
ہی اگر تو مرغ پرواز بلند
اور اگر تو ہی یہان مثل دواب
گر سمند نفس کو محنت سے رام
ہین عبادت کے یہ معنی ای پسر
امر و نہی و قول و فعل مصطفےٰ
جو نہو طاعت بفرمان مجاز
جو نہو تا شرع کے فرمان سے کام
وقت مکروہات مین پڑھنا نماز
اپنی بیوی سے مزاح اور دل لگی

کیون نہ بھیجین اسکو فردوس برین
سوچ لے پھر کام کر اپنا تمام
کر حساب نفس دنیا مین تمام
اس حساب چند روزہ کو نہ بھول
خواہش جنت ہی بے طاعت حرام
ہی حقیقت ترک پندار عمل
حق شناسی مین سدا رہ مشتغل
بے ریاضات و عبادات خدا
یہ ہوس ہی طاقت و امکان سے دور
ہین سراپا تابع الفاظ و حرف
تو قیامت مین برا ہوگا عذاب
یا بہ شکل اصطبل بہر ستور
آشیان تیرا ہی عرش حق پسند
اصطبل تیرا ہی دوزخ اور عذاب
ہمت عالی سے منزل کر تمام
پیروی شارع کی کرنی سر بسر
ہین یہی طاعات مقبول خدا
ہی وہ عصیان گرچہ ہو روزہ نماز
تو نہوتے عید کے روزے حرام
ہی گناہون مین سے ای بندہ نواز
مستحب ٹھہرا بہ فرمان نبی

دوسری ہے یہ نظیر بیمثال — ہو جیسے حامے صفراوی کمال
جانتا ہو یہ کہ سرکہ انگبین — آش جو ہے اسکی صحت کا معین
پس نہو اس علم سے صحت پذیر — جب تلک کھاوے نہ اسکو وہ سعید
الغرض یہ علت عصیان بد — ہو نہ زائل بے عبادات جسد
ہون نہ جب تک کام تیرے سب حسن — نور حق دل مین نہو جلوہ فگن
سعی کرتا ہو تجھے حاصل کمال — مزد بے محنت نہین ہوتی حلال
حق نے قرآن مین ہے یہ فرما دیا — لیس للانسان الا ما سعا
جو کوئی چاہے ملاقات خدا — تو بنے مجموعۂ صدق و صفا
لاکے ایمان ہو جو طاعت پر مقیم — واسطے اسکے ہے جنات نعیم
ہین یہ فرماتے شفیع المذنبین — پانچ ہین ارکان دین مومنین
پہلے ہے تصدیق توحید خدا — بعدہ تصدیق ختم انبیا
دوسرے تعلیم احکام صلوٰۃ — تیسرے ہے صوم اور چارم زکوٰۃ
پانچوان ہے حج بیت اللہ کا — دے جسے دولت خدا لائے بجا

حکایت

ایک عابد قوم اسرائیل کا — تھا بہت مقبول درگاہ خدا
جب خدا نے جلوۂ حسن عمل — چاہا دکھلانا بہ حکم لم یزل
اک فرشتہ بھیجکر اس سے کہا — دوزخی تو ہے نکر طاعت سوا
بولا عابد ہون خدا کا مین غلام — دوزخ و جنت سے کیا ہے مجھکو کام
بندہ کو لازم ہے کرنی بندگی — تا نہو پیش خدا شرمندگی
یہ کہا جاکر فرشتہ نے جواب — تب کیا حق نے فرشتون سے خطاب
دیکھو با وصف لئیمی یہ بشر — کھولتا ہے بس نہ طاعت سے کمر

عمر جسکی کٹ گئی چالیس سال — اور نیکی ہون بدی سے پائمال
تو کرے طیاری نار سقر — ہی یہ فرمان شہ جن و بشر
اہل دنیا کو یہ کافی ہی وعید — دیکھ لینگے حشر مین قوم پلید
وعظ کہنا تو بہت ہی خوشگوار — پر عمل کرنا ہی مشکل رہگذار
جی مین منہیات کی ہوتی ہی چاہ — ہی یہی مانع بڑی قرب آلہ
علم کا طالب سمجھتا ہی نجات — منحصر تحصیل علم کائنات
فلسفی لوگون کا ہی یہ اعتقاد — جانتے ہین علم کو زاد معاد
بے عمل کے علم سے حجت قوی — حق کی بندہ پر ہی بے شبہہ جلی
کوئی جانئے عذر پھر باقی نہین — ہی عمل کے واسطے یہ علم دین
آپ فرماتے ہین فخر دو جہان — علم لا حاصل پڑھا جسنے یہان
روز محشر سخت ہویگا عذاب — ہر فقیہ بے عمل سینہ کباب
ایک تھے بغداد مین صوفی عبید — آئے اُنکے خواب مین اکدن جنید
پوچھا کیسا حال ہی یا شیخ دین — آپ فرمائین تو ہو دل کو یقین
بولے طاعات و عبارات فصیح — رد ہوئے سب میرے اعمال صریح
ظلمت شب کی وہی رکعات چند — ہوگئین مقبول درگاہ بلند
جس سے حق نے فضل مجھپر کردیا — ہوگیا دروازہ فردوس وا
علم خالی کچھ نہین آتا ہی کام — کام ہوتا ہی عزیز خاص و عام

نظم

جو سپاہی کا ہو جنگل مین گذر — تیغ ہو ساتھ اُسکے اور تیر و تبر
شیر کا ناگاہ ہووے سامنا — تو نہ بھاگے تیر برسائے بنا
علم گر یاد ہون اسکو ہزار — بے عمل شیطان نہ بھاگے زینہار

ایک عربی مین رسالہ مختصر ‎ جامع اخلاق وتہذیب وسیر
تھا بہت دلچسپ بہر فیضِ عام ‎ ترجمہ اُسکا کیا مین نے تمام
نثر مین تھا وہ رسالہ صاف صاف ‎ تھے مطالب اُسکے ہر اک واشگاف
پھر کیا احباب نے مجھسے سوال ‎ نظم ہو جاوے تو منت ہی کمال
پڑہون اُسکے مضامین بیش وکم ‎ ہووے اصل مدعا اُسمین رقم
نظم ہوتا ہی بہت مرغوب جان ‎ شوق سے سنتے ہین سب پیر وجوان
اسلیے منظوم اُسکو کر دیا ‎ کوزے مین دریا کو لاکر بھر دیا

آغاز مدعا

لکھتے ہین حضرت امام سالکان ‎ مقتدا اور رہبر اہل جہان
کہتے ہین جنکو غزالی خاص وعام ‎ ہی فصاحت جنکی مشہور انام
ایک عالم نے کتابین بیشمار ‎ پڑھکے مولانا سے پوچھا ایکبار
کونسا ہی علم مجھکو سودمند ‎ تاکہ شیطان کا نہو مجھپر گزند
پھر تصوف اور توکل کیا ہی چیز ‎ پیر کے پہچان کی کیا ہی تمیز
چند باتین پوچھکر یہ بھی کہا ‎ مختصر لکھیے نصیحت اور دعا
تاکرون شام وسحر اُسپر نظر ‎ خاتمہ بالخیر ہو اسطرح پر
تب لکھا حضرت نے اُسکے درجواب ‎ ای مرے فرزند جویاے صواب
سب نصیحت ہین حدیثون مین لکھین ‎ اُس سے بہتر پند دنیا مین نہین
وہ نصیحت نامۂ خیر الورا ‎ پڑھکے پھر حاجت نصیحت کی ہی کیا
وہ نصائح تمنے جو پائے نہین ‎ تو کتابین تمنے کیا تحصیل کین
ہین یہی آثار قہر کبریا ‎ جو چلے بندہ رہ حرص وہوا
ایک دم جو غافل از طاعت رہے ‎ چاہیے اُسکو بہت حسرت رہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا الٰہی تیرے اوصافِ جمال	ہے ازل سے تا ابد لکھنا محال
ہے یہ ادنیٰ وصف تیری ذات کا	صانع و خالق ہے موجودات کا
تخم اول سے بستان جہان	بحر وحدت نے کیا گوہر عیان
وہ دُرِ یکتا ہے نور مصطفیٰ	جس سے افلاک و زمین آب و ہوا
آتش و جن و ملائک جانور	جملہ حیوان و شجر ہین جلوہ گر
گو کہ ہے ترکیب مولود شگان	پر شرف انسان کو بخشا بجان
رہنمائی کے لیے ہادی رسل	بھیجے بعد اُنکے خلیفہ جزو کل
جن سے ہے اسلام کا پایہ بلند	رحمت حق اُنپہ تا محشر دو چند

سبب نظم کتاب

خاک پاے فخر واجد دہلوی	عرض کرتا ہے تمناے دلی

Tarjooma Wasiae Imamghizalee
INDIA INSTITUTE

به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

رسالہ مختصر جامع بیانات اخلاق و تہذیب و سیر مفید خاص و عام سودمند انام معروف بہ

رسالہ منظوم

ترجمہ وصایای امام محمد غزالی

رحمہ اللہ

جسکو کمال خوبی سے مولوی عبد الواحد صاحب دہلوی ہیڈ ماسٹر اسکول مقام بریلی نے موزون فرمایا

مطبع نامی منشی نول کشور میں بخوبی و خوش اسلوبی چھپا

Waṣāyā-ĕ-Imām Muḥammad Gazzālī.

Indian Institute, Oxford.

The Lucknow Sparks Library.

Presented

by

Munshi Newul Kishore.